نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

نمبر ۱۳ - جلد ۱ | لودیانہ ۲۹ - مئی ۱۸۷۳ع | قیمت ۳ پائی

اشتہار قیمت نور افشاں

جو ہفتہ میں ایکبار جمعرات کے روز شایع ہوتا ہی - قیمت سالیانہ بلا محصول ۱۲ر معہ محصول ڈاک ؏ +

جو صاحب بارہ پرچہ اکٹھے طلب فرماینگے قیمت انکی لہ روپیہ سالیانہ یعنے ۱۲ر فی پرچہ لیا جائیگا اور محصول ڈاک ذمہ خریداران نہ ہوگا بلکہ مالک مطبع اپنی طرف سے لگاینگے +

انگریزی تعلیم

سبحان اللہ کتب سیر کے مطالعہ سے زمانہ کی کیسی کیسی انقلاب نظر آتے ہیں - سنہ عیسوی کے پہلے ملک ہند علم اور تہذیب کی کان تھا لوگوں کو شایستہ فنون اور مفید ہنروں کی طرف مایل ہونے کی کامل فرصت تھی چنانچہ دنیا کے بہت حصوں نے انکی برکتوں سے بہرہ پایا مگر افسوس کہ اکثر شاہان اسلام کی خودغرضی نے ایسی تفرقہ کی ہوا چلائی کہ درخت امن کی بیخ کنی کرکے اس باغ پر بہار کو اوجڑا دیار بنا دیا پس چراغ علم کی کیا بات ہی کہ خاموش نہ ہوتا - تاہم خوبی قسمت اہل ہند سے بطفیل گورنمنٹ انگلشیہ مغربی علم کے آفتاب نے پھر چمکارا مارا یعنے روشنی علوم و خیالات انگریزی نے جسکی بجاری شمع مطبع کی آزادی ہی اس ملک کی تاریکی کو بہت سا زایل کر دیا - انگلش گورنمنٹ دیسی جانتی ہی کہ ہندوستان کا انگلستان کے قبضہ میں آنا محض اسواسطے ہی کہ وہ برکتیں جنہوں نے انگلستان کو نامور اور عظیم بنایا ہند کو بھی ضعیف ذلت سے نکالکر عروج عظمت پر پہنچائیں اور انگلستان کی اعلے شایستگی میں اُسکے توابع بھی [illegible] شریک ہوں

فروغ علمی جس نے انگلنڈ کی عقل کو روشنی بخشی ہی ہمارے ہندیوں کے دلوں کو بھی منور کرے اور دلی طاقت جو غالب کو حاصل ہی مغلوب بھی اُس سے محروم نرہے - چنانچہ تقریر دلپذیر ہمارے وایسراے صاحب بہادر کی بتاریخ ۱۱ر مارچ گذشتہ جلسہ سالیانہ یونیورسٹی کلکتہ میں اس امر کی مصداق ہی - جناب ممدوح نے روسا کو مخاطب کرکے فرمایا کہ میں اس ملک کی بہتری دل سے چاہتا ہوں اور یہہ نہیں مانگتا کہ آپ لوگوں کی تعلیم یونیورسٹی کی تعلیم پر ختم ہو جاوے کیونکہ یہہ تعلیم کا آغاز ہی بلکہ میں اُسوقت کا منتظر ہوں جبکہ اعلے درجہ کے تعلیم یافتہ لوگ اُن پیشوں اور حرفت کاریوں کی طرف متوجہ ہونگے جو انگلستان میں بعض معزز اور نہایت لایق آدمی کرتے ہیں - میں دیکھتا ہوں کہ اعلے درجہ کی تعلیم قطع نظر اُن فایدوں کے جو اُس میں موجود ہیں ایک نہایت زبردست ذریعہ اُس کامل ہمسری کا ہی جو میں ہندوستان میں ملکہ معظمہ کی تمام رعایا کے درمیان قایم کرنا چاہتا ہوں اور صرف انگریزی تعلیم اور انگریزی زبان سے ہی کامل واقفیت حاصل کرنی اور انگلستان کے ہندوں کی کامل تایید کرنے سے ہی ملکہ معظمہ کی مغربی رعایا اور اس ملک کی رعایا کے باہم دلی ربط و ضبط ہو سکتا ہی - اس سپیچ پر انشاء اللہ کسی اور وقت پر کچھ لکھا جائیگا مگر فی الحال یہی کفتی ہوگا کہ علم انگریزی فی زمانہ تمام دنیا کے علوم کا خلاصہ ہی اور زبان انگریزی بعد بسیار تراش و خراش کے ایسی زبان بنگئی ہی جو ہر ایک علوم و فنون لطیفہ و ہنرہاے شریفہ کے بیان

کیواسطے کافی سمجھی جاتی ہی اور سواے اس کے فیاض گورنمنٹ نے اپنی دریا دلی سے بکوشش بلیغ و صرف کثیر تمام سامان اسکے حصول کے مہیا کر دئے ہیں مثلاً ہر ایک پریزیڈنسی میں دار العلوم مقرر ہیں جنکے اعلے درجہ کی تعلیم اُن لایق اشخاص کے ہاتھ میں ہی جنہوں نے انگلستان کی یونیورسٹیوں میں درجے اور سندات حاصل کئے - ہر ایک علم کے آلات اور ہر ایک قسم کے تصنیفات جنکو فی تحقیق علم کی اگہہ کہنا چاہئے تیار اور مرتب کر رکھے ہیں اور سب سے زیادہ آزادی مطبع جو کہ اشاعت علوم کا بھاری اور کامل ذریعہ ہی جا بجا عام کر دیا اور حالانکہ کل دانا و نکاجو ہند کی خیرخواہی بدل و جان چاہتے ہیں اتفاق ہی کہ اس ملک کو بہتر حالت پر لانے اور اسکو مہذب اقوام مغربی کے برابر درجہ دینے کا کامل ذریعہ اگر علم ہی تو وہ علم انگریزی ہی اور بس - پس حیف ہی کہ تاہم عمدگان و امرایان ہند ابھی جھوٹی آرام طلبی اور مستعار عیش و عشرت کے لحاظ سے اس اصلی دولت کے حصول کی طرف متوجہ نہیں ہوتے - وہ وقت قریب ہی کہ ایک رذیل خاندان کا آدمی بطفیل شرافت علم ذاتی اشراف سمجھا جائیگا اور شریف خاندانی بسبب رذالت جہالت دائمی رذیل متصور ہوگا - پس ہماری اوسے التعظیم اور اعلے طاقت خاندانوں کو جو اپنا خاندانی قدر و منزلت قایم رکھنا اپنے ہموطنوں کو کافی فایدہ پہنچانا اور انکو غیر اقوام کی محتاجی سے چھوڑانا مانگتے ہیں مناسب ہی کہ اس عمدہ موقع کو ہاتھ سے نہ دیں بلکہ باتفاق کل ذمہ داری اپنی اعلے تعلیم کی جو ابتک محض اگر گورنمنٹ کی فیاضی پر منحصر ہی اپنے اُوپر لیکر گورنمنٹ کو صرف تعلیم

اپنے کمبخت مفلس دیسیوں کی جنکو روزانہ قوت لا یموت بھی میسر نہیں اُنکا توجہ دلادیں۔ اگر اُسے ہزار ہا روپیہ سے جو وقتاً بیوقت بھنگ بُھرے اور واہیات میں صرف ہوتا ہے ان نئے بنائے دار العلوموں کو اپنا بنالیں اور اپنی اولاد کو بذریعہ اعلےٰ تعلیم انگریزی انسانیت کے کامل درجہ تک پہنچائیں تو کیا کام کا کام ہو اور نام کا نام۔ گورنمنٹ بھی اُنکے اس کار خیر میں مددگار رہے مگر اُنکو تمہاری طرف سے مطمئن ہو کر تمہارے محتاج وحشی دیسیوں کی تربیت کا عمدہ موقع ملیگا تاکہ وہ بیچارے بھی جو پشتہا پشت سے اسکے مزہ سے محروم اور مہذب مجلسوں سے مثل کتّوں کی راندہ ہیں بذریعہ علوم ہاے مشرقی جو بہہ بھی اُنکے لئے فی الحال کافی ہوگا کچھ فایدہ علمی پاکر اپنی زندگی کا لطف اُٹھاویں اور اُس صورت میں گورنمنٹ کا منشا یہی ہے جسکو اس برکت علیا میں شریک کرنا بھی بوجہ احسن پورا ہو +

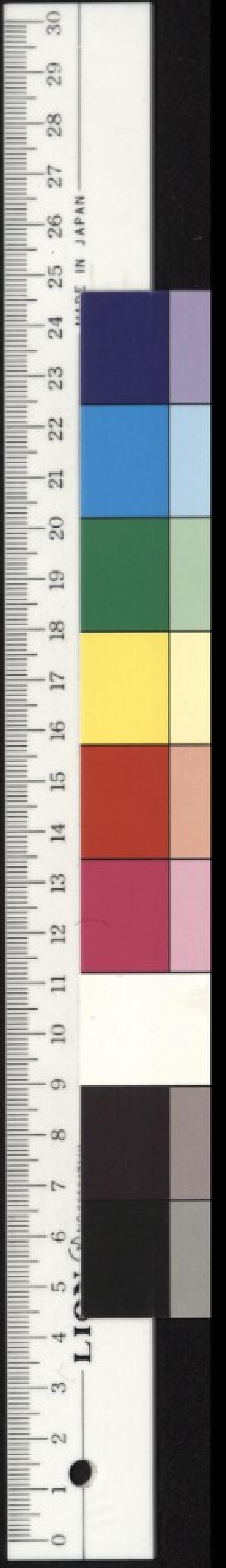
درباب حق سلطان زنجبار

یا حضرت اڈیٹر صاحب ۔ تسلیم قبول فرمائیے۔

یہہ چند سطریں بتائید آپ کی راے والا کے لکھکر امید کرتا ہوں کہ آپ انہیں بکلام مفید عام تھوڑی سی جگہ دیکر مجھے ممنون فرماوینگے آنریبل سرہنری بارٹل اڈورڈ فر صاحب ۔کے۔ سی۔ بی۔ سے شخص تجربہ کار جہاندیدہ عالم نوردیدہ کا (کہ جو ہند اور نیز اب اُن لوگوں سے جو بردہ فروشی کے ساتھ منسوب کئے گئے ہیں بخوبی واقف ہیں) ایسی بیم ستمگر خدا ترسی اور رفاہ بندگان الٰہی کے سے نیل مقصود واپس آنا فی الحقیقت باعث تاسف ہے مگر بچشم انصاف اگر دیکھا جائے تو سلطان بھی اس معاملہ میں بجانب حق ہے۔ صاحب یہہ تجارت غلامان آپ کے نزدیک بحسب عقل بدترین سیات ہے مگر رسم قدیم ۔ نقصان جدید ۔ اجازت دینی ۔ عہدنامہ ۱۸۷۳ء کا معاہدہ ۔ ایسے وجوہات نہیں ہیں کہ سلطان اس رسم کو موقوف کر کے اپنے ہاتھ سے اپنے پاؤں میں کلہاڑی مارے ملک زنجبار کی آمدنی علاوہ اس تجارت مبحث علیہ کی جو کچھ ہے وہ آپ کے ناظرین کو کاہی منکشف ہوگی پھر وہ بیچارہ اس دولت عظمی کو (گو وہ کیسی ہی آپ کے نزدیک معیوب ہو علے الخصوص اس وقت صعب ہیں کہ طوفان نے اُسکو ستیاناس کر دیا ہے) کیونکر چھوڑ دے اور بالفرض جیسا امریکہ یا انگلنڈ کے افہام تفہیم سے اُس نے بہزار دقت سنگ آمد سخت آمد سمجھکر چارہ ناچار قبول بھی کیا تو وہ اخراجات سلطنت کو کہ جنکا اجرا اکثر اس امر پر منحصر ہے کیا کریگا ۔ گستاخی معاف ہو جب اُسکو بھوکا بے دست و پا مکتباہ رعیت خوار دیکھینگے آپ حیلہ و بہانہ کر کے یہہ ہی چاہینگی کہ یہہ ملک ہمارے قبضہ اقتدار میں آجائے پھر وہ کیا مجنون ہے یا باولے کتّے نے اُسکو کاٹا ہے کہ مفت میں بیٹھے بٹھائے سلطنت سی چیز اپنے ہاتھ سے کھو دے ۔ شاید آپ یہہ فرمائینگے کہ سرکار عوض نقصان کا جو سلطان کو بسبب ترک اس تجارت کے عاید ہو دینا منظور کرتی ہے ۔ مگر جناب اڈیٹر صاحب یہہ آپ کو خوب معلوم رہے کہ کوئی متنفس اپنا فایدہ اور وہ بھی ایسا کہ جو یک کرشمہ دو کار کا مصداق یعنے ضرر دینی بھی نہ رکھتا ہو ایک امید موہوم پر ہرگز ہرگز نہیں چھوڑیگا ۔ ہتھم صاحب سلمہ فرمائے تو وہ کون ہے جو پرائے شگنوں کے واسطے اپنی ناک کٹوائیگا ۔ میری اس بھی چوڑی تقریر سے مدعا یہہ مراد نہیں ہے کہ میں اس رسم قبیح کی ترویج جایز رکھوں مگر غرض یہہ ہے کہ اسکا استیصال بوجہ احسن ہو جائے اور سلطان کو بھی کسی طرح کا ضرر نہ پہنچے ورنہ حبشیوں کو چھوڑانا اور سلطان کو قید غم میں پھنسانا یہی مثل ہوگی کہ۔ زرا دم ستاند بجواو دہد +

میں اس گفتگو کو کہ بموجب عہدنامہ ۱۸۴۵ء کے انگلنڈ کو اس امر میں مداخلت جایز تھی یا نہیں آپ کے سب کرائیڈر کی راے پر چھوڑ کر سلطان کی طرف پھر توجہ کرتا ہوں ۔ درحقیقت اس تجارت کے چھوڑ دینے سے سلطان کو بالفعل ایک سخت نقصان ہوگا اور اسکے موارت سلطنت میں خلل آنیکا خوف عظیم ہے ۔ جناب والا آپ کے ہاں کا فارن سکرٹری کیسا ہی لایق ۔ زنجبار کی گلی گلی چپہ چپہ سے واقف اور زنجباریوں کی عادات طور طریقہ سے کماحقہ ماہر اور ہمارے سابق گورنری سے بھی زیادہ کوئی لایق تر آدمی اُسکو سمجھانے جائے مگر میرے نزدیک وہ اپنے اس نقصان بزرگ کو بیہی اُمید تخیلہ پر منظور نکریگا ۔ مجھے یاد نہیں کہ اس قسم کی بردہ فروشی شرعاً جایز ہو ۔ بہہ حال بابا آدم اور ماما حوا کے لخت جگروں کا مثل بہایم کے فروخت ہونا عند الحقیقت عقلاً نقلاً اشد معاصیات سے ہے ۔ اور جسطرح کہ یہہ ظلم ذلو بالطبع اسکا انسداد ہم سب اُنکے ہمجنسوں پر فرض عین ہے ۔ اگر چہ اپنے ایک بھائی (یعنے سلطان سید برگش) کو اس ممانعت سے ضرر عظیم ہوگا مگر ہم سبھوں کو جو اشرف المخلوقات ہونیکا دعوے کرتے ہیں آدمیت کا دم بھرتے ہیں بوثوق کلام معجز نظام حضرت بلبل شیراز علیہ الرحمتہ کے بنی آدم اعضائے یکدیگرند + کہ در آفرینش زیک جوہر اند + کے چاہئے کہ حتی المقدور اپنی گرہیں کھولیں جو کچھ پونجیاں ہوں وہ نکالیں اور ایک سرمایہ معقول کہ جزائے مقبول ہوا کرے جمع کیا کریں اور بواسطہ سلاطین عظام مثل سلطان روم و پریذیڈنٹ فرانس و ایمپرر جرمن و پرشیا وغیرہ کے سلطان کو ہر طرح عوض پانی کی طرف سے مطمئن کردیں اور اس رسم مذموم کو دریائے ابد آنیخ و بُن سے اُکھاڑ ڈالیں سب آزادانہ رہا کریں اور اخوت حقیقی پیدا ہو ۔ اور اگر سلطان صاحب اس پر بھی راضی نہوں تو ناچار مجبوری ہے ۔ دست بگیرد سر شمشیر تیز راضیات سے ہوگا اور وہ جس طرح سے مانینگے اُن کو منوانا ضرور پڑیگا +

یہہ تو میری راے ناقص میں آیا تھا جو عرض کیا آیندہ رموز مملکت خویش خسروان دانند ۔ در اصل یہہ ہے کہ بات وہ ہی رہے کہ جو آپنے پرچہ نمبر ۱۸ مطبوعہ ۱۵ مئی ۱۸۷۳ء میں تحریر کی ہے ۔ وہ اولاد آدم جو امریکہ کے خدا ترس و فیاض خطہ میں بستے ہیں اس معاملہ میں اُنسے ہمہ وجوہ زیادہ تر امید واثق ہے ۔ قبل تمام کرنے اس خط کے مجھے یہہ کہنا بھی نا سزا وار نہ معلوم ہوگا کہ شق ثانی یعنے جدال و قتال میں بے شک فرانس و پرشیا کے سے کیفیتیں دکھائینگے فقط والسلام +



نور افشاں ۔ راقم مذکورہ خود اقرار کرتا ہو کہ تجارت غلاماں سخت گناہ ہو اسلئے کہ بنی آدم ایک دوسرے کے عضو ہیں پھر اگر فرض کیا جائے کہ سلطان زنجبار کا کچھ نقصان ہوگا تو کیا ایک آدمی کے نقصان سے سب بندگان خدا کو مصیبت میں چھوڑا جائے کیا چوری کے انسداد کرنے میں چور کا نقصان تصور کیا جاتا ہو ہماری رائے میں اس رسم کے بند کرنے میں انجام کار خود سلطان کا ہی فائدہ ظہور میں آویگا جب کہ اہل امریکہ کے تجربہ سے ثابت ہوا ہو +

اخبارات ملکی و ولایتی

مسقط ۔ ۱۴ اپریل ۱۸۷۳ء کو نصر بن علی حاکم مسقط اپنے بستر پر مارا گیا معلوم دیتا ہو کہ فریق مخالف نے اُسکو قتل کیا تین آدمیوں پر شبہہ ہوا جو قید کئے گئے +

برازیل ۔ برازیل میں ابتک غلاموں کی کثرت ہو رہی ہو چنانچہ کہ قریب ایک خمس کے اُس ملک میں غلام پائے جاتے ہیں اب بذریعہ اخبارات منکشف ہوتا ہو کہ حاکمان ملک مذکورہ نے اُنکی آزادگی کے لئے یہہ تجویز کی ہو کہ آیندہ کو جو اُنکے یہاں لڑکے پیدا ہوں آزاد سمجھے جاویں اور بہت سے رؤسا بھی اپنے غلاموں کو آزاد کرتے جاتے ہیں و نیز چندہ جمع کر رہے ہیں تاکہ اُن مالکوں کو جو غریب ہیں روپیہ دیکر غلاموں کو آزاد کرا دیں +

اجر دیانتداری ۔ بمبئی میں ایک پارسی نے ۱۹۱۶۱ روپیہ کی ہنڈی رستہ میں گری ہوئی پائی ایک روپیہ کرایہ پر ایک بگھی لیکر مالک ہنڈی کی تلاش کی بعد دریافت کے معلوم ہوا کہ وہ ہنڈی ایک ساہوکار بانیہ کی تھی جس نے ہنڈی کے جانے پر نہایت ہی فکر گذار ہو کر اُس پارسی کو دو روپیہ انعام دیئے وہ پارسی اُس بانیہ کی فیاضی اور سخاوت سے اسقدر خوش ہوا کہ اُن دو روپیوں کو کوتوالی میں واسطے دینے غریبوں کے داخل کئے تاکہ اُسکی سخاوت پوشیدہ نرہے +

خودکشی ۔ نواب خان ملزم بمبئی کی حوالات میں قید تھا اُسنے پانی مانگا جب ایک سپاہی نے پانی دینے کے لئے دروازہ کھولا تو اُسنے اندر سے دھکا دیکر اُسکو گرا دیا اور دین دین پکارتا ہوا بھاگ گیا تعاقب کرنے پر اُس نے اپنے تئیں ایک تالاب میں گرا کر ہلاک کیا +

مہاراجہ دلیپ سنگھ ۔ مہاراجہ دلیپ سنگھ کیواسطے پارلیمنٹ میں ممبر ہونے کی تجویز در پیش ہو +

انبالہ ۔ ۱۴ ماہ حال کو کام دین کانسٹبل نے ڈپٹی انسپکٹر اور ایک سارجنٹ پولیس چھاونی انبالہ کے قتل کے لئے سخت کوشش کی اسلئے کہ اُنہوں نے اُسکی نسبت علت غفلت میں مجسٹریٹ چھاونی کی کچہری میں چالان کرنا چاہا تھا معلوم دیتا ہو کہ وہ اس بات سے آگاہی پاکر ڈپٹی انسپکٹر کے گھر میں گیا اور نوکر سے ایک تلوار اور ایک بوٹ بہ بہانہ صاف کرنے کے لے لیا ۔ بعد اُسکے وہ بوٹ بیچکر کوتوالی میں آیا جہاں ڈپٹی انسپکٹر چالان کی خانہ پری کر رہا تھا تب وہاں اُسپر حملہ کیا ۔ ڈپٹی انسپکٹر یہہ دیکھکر حیران ہوا اور بباعث بے ہتیار ہونے کے کئی جگہہ سے سخت مجروح ہوا ۔ اور سارجنٹ بھی جس نے ڈپٹی انسپکٹر کی مدد کرنی چاہی زخمی ہوا بعد اُسکے وہ کانسٹبل سیدھا مجسٹریٹ کی کچہری کو تلوار گھوماتا ہوا بھاگا بہت لوگ اُسکے پیچھے تھے مگر نزدیک آنے سے خوف کھاتے تھے ۔ مجسٹریٹ کی کچہری کے متصل پہنچکر اُسنے اپنا گلا کاٹنا چاہا ۔ اس میں شک نہیں کہ اُسکا ارادہ تھا کہ کچہری میں گھسکر کچھ شرارت کرے کیونکہ وہ راستے میں یہہ کہتا ہوا جاتا تھا کہ میں مجسٹریٹ کے پاس جاکر اُسے وہ بات جسکے وہ لائق ہو دکھلاؤنگا ۔ فوراً ڈپٹی انسپکٹر اور سارجنٹ شفاخانہ میں پہنچائے گئے اور اُنکے زخم سئے گئے باوجودیکہ ڈپٹی انسپکٹر سخت مجروح ہوا تھا تاہم اُس نے کانسٹبل کا تعاقب کرنا چاہا اور حکم دیا کہ گھوڑا تیار کیا جائے مگر بباعث بہت سا خون نکلنے کے روکا گیا +

سرحدی خبریں ۔ کہتے ہیں کہ گروہ سلیمان خیل نے نصیریوں کے ایک اور فرقہ پر جو ڈیرہ گومل کے متصل رہتے ہیں حملہ کیا تھوڑے سے مقابلہ کے بعد نصیریوں کی چار عورتیں اور چار اونٹ لے گئے اور اپنے گروہ میں سے میدان میں صرف دو مُردہ چھوڑ گئے +

فرقہ محمد زئی کا ایک سردار جسکو معہ ایک سو سوار کے ولی محمد خان حاکم تورم نے کوہ سین پر واسطے جمع کرنے معاملہ کے بھیجا تھا معہ اپنے ساتھیوں کے محمد زئیوں سے مارا گیا ۔ امیر کابل نے منشی حسین خان کو اس حال کے دریافت کیواسطے بھیجا ہی کہتے ہیں کہ امیر کابل نے شہر کابل کے دروازہ شاہ شہید کے باہر اپنی فوج کا ملاحظہ فرمایا ۔ سواران تین گھنٹے تک اپنا کرتب دکھلاتے رہے ۔ بعد اسکے چند افسر علت غفلت کار متعلقہ اپنے کے قید خانہ میں ڈالے گئے +

لودیانہ ۔ ۲۴ مئی ۱۸۷۳ء کو میجر گرڈن صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے اپنی کوٹھی پر بوقت آٹھ بجے رات کے تقریب سالگرہ ملکہ معظمہ کے ایک جلسہ منعقد فرمایا جسمیں حکام و پادری صاحبان و سرداران و شاہزادگان و رؤسا ضلع شامل تھے جب سب حضار جلسہ اپنی اپنی نشست گاہوں پر بیٹھ گئے بعد سلام کے ول شاہزادہ شاپور صاحب نے ایک اسپیچ درباب تعریف سرکار انگلشیہ کلام پڑھی بعدہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے شکریہ اسپیچ کا و نیز سب حاضرین کا ادا فرمایا قریب دس بجے کے جلسہ برخاست ہوا اور احاطہ کوٹھی میں آتشبازی بھی واسطے تفریح طبع کے چھوڑی گئی +

انتخاب اخبارات تار برقی

۱۳ مئی ۱۸۷۳ء ۔ لنڈن ۔ ایک دستہ سفر مینا اور رایل انجینئر کا توم اشانٹی کے فساد کے رفع کرنے کو پورٹسمتھ سے روانہ ہوا ہو +

۱۴ مئی ۔ بمبئی ۔ امریکہ کی تار برقی سے معلوم ہوا ہو کہ صوبہ لوزیانہ میں امن ہوگیا ہو +

ایضاً ۔ لنڈن ۔ دستہ فوج کرنوف مین نے ۹ اپریل کو مقام الگڈ پر پہنچکر قوم ترکمان سے لڑائی کرکے اُنکو معہ ایک ہزار اونٹ کے اسیر کیا +

۱۳ مئی - مخبروں کا بیان ہے کہ اہل خیوا ساٹھ کوس کے فاصلہ پر بمقام کلیج مورچہ بندی کر رہے ہیں +

۱۳ مئی ۱۸۷۳ء - گروہ کارست کا پیشوا نامی سوالوسہ آٹھ سو آدمیوں کے بمقام سویرہ متصل بارسلونا کے اسیر کیا گیا +

۱۶ لندن ـــ روایت ہو کہ خیوا میں تمام علاقہ سے لوگ فوج میں بھرتی کئے جاتے ہیں اور ہر ایک کو ایک گھوڑا بندوق اور تلوار دیا جاتا ہی +

گھٹ تول

ناظرین کو معلوم ہوگا - کہ اس دیس کے بنئے لوگ اکثر گھٹ تولتے ہیں - بعض ترازو میں پاسنگ رکھتے ہیں - اور بعض تکڑی کی ڈنڈی میں کان رکھتے ہیں - اور بعض باٹ کم وزن رکھتے ہیں - ان تین طریق سے اکثر بنئے خریداران کو ٹھگ لیتے ہیں - خصوصاً جبکہ خریدار ناواقف اور سادہ سیدھے ہوں - یہہ کام نہایت بیجا ہی - کیونکہ اس میں خواہ ارادتاً ہووے - یا بلا ارادہ بددیانتی پائی جاتی ہی - سرکار انگریزی نے اس جرم کی سخت سزا مقرر کی ہی - لیکن خدا کے نزدیک وہ شخص نہایت سزا کا سزاوار ہی - کیونکہ خدا اپنی کلام میں یوں فرماتا ہی - کہ تم پیمایش کرنے میں تولنے میں اور ناپنے میں بے انصافی نہ کرو - تمہاری پوری ترازو اور پوری پنسری اور پورا دھیری ہووے - تو اپنے تھیلے میں مختلف باٹ ایک بڑا اور ایک چھوٹا مت رکھیو تو اپنے گھر میں مختلف پیمانے ایک بڑا اور ایک چھوٹا مت رکھیو - تو ایک پورا اور ٹھیک پیمانہ رکھیو تاکہ تیری زمین پر عمر دراز ہو - پورا وزن اور ٹھیک ترازو خداوند کی ہی - کیونکہ ان سے خداوند کو نفرت ہی - لیکن پورا ٹھیکرہ اُسکی خوشی ہی - دو طرح کے ٹھیکرہ اور دو طرح کے پیمانے سے خداوند کو نفرت ہی +

یہہ کلام نصیحت آمیز نہ صرف بنئے اور دوکاندار لوگوں کیلئے ضرور ہی - بلکہ ہر ایک ادنےٰ کے لئے ہی - کیونکہ اگر غور کیا جاوے تو معلوم ہوگا - کہ ہر ایک شخص دنیا میں اس گناہ کا مرتکب ہوتا ہی - کیونکہ ہر طرح کی ریاکاری غفلت اور جھوٹا دعوی اس گناہ کے اندر شامل ہی - دوسروں کا حق نہ پورا کرنا اور مونہہ سے کچھ کہنا اور دل میں کچھ اور رکھنا دونو باتیں امر مذکور الصدر میں شامل ہیں - کسقدر لوگ دنیا میں ہیں - جو دیانت داری اور دینداری میں مشہور ہیں - لیکن حقیقت میں بے دین اور بددیانت ہیں - کتنے لوگ ہمارے بیچ میں ہیں جو غریب غربا کا دعوی (جو ہمارے اُپر ہی) پورا نہیں کرتے اُنکو بھوک پیاس دکھہ اور تکلیف کی حالتیں دیکھتے ہیں - اور سخت دلی سے اُنکی مدد میں مصروف نہیں ہوتے - کتنے لوگ ہمارے بیچ میں ہیں جو عزت کی جگہہ عزت نہیں دیتے - اور ادب کی جگہہ ادب نہیں دکھاتے بُرے اور خراب لوگوں کی خوشامد کرتے ہیں - اور زندگی کی متفرق نسبتوں کے حقوق کی نگہداشت نہیں کرتے - باپ اپنے بیٹے کی طرف اپنے پورے فرض سے غافل رہتے ہیں - اور بیٹے اپنے باپ کے فرایض ادا نہیں کر سکتے - اسی طرح خاوند عورت کا اور عورت خاوند کا اور بھائی بھائی کا اور ہمسایہ ہمسایہ کا حق ادا نہیں کرتا - اور نوکر اپنے آقا کا اور آقا اپنے نوکر کا حق دے نہیں سکتا +

اور جس حالت میں کہ بہت اشخاص کمالیت کے ساتھہ اپنے فرایض کو پورا نہیں کرتے گویا وہ سب گھٹ تول رہے ہیں +

میں اس مضمون پر زیادہ بیان کرنا نہیں چاہتا - بلکہ میں تمہارے سامنے صرف اُس امر کی بابت بیان کرونگا جو تمہاری زیادہ توجہ کے قابل ہی +

دنیا میں بہت لوگ ایسے ہیں - جو دل و جان سے کوشش کرتے ہیں - کہ بالمقدور اپنے ہمسایوں کی حق تلفی نہ کریں - بہت لوگ ہیں - جو بددیانتی سے نفرت رکھتے ہیں اور اپنے معاملات اور گفتگو میں نہایت صفائی سے چلتے ہیں - لیکن دینی فرایض کیطرف توجہ نہیں کرتے - وے نہیں سوچتے کہ خدا کا حق ہمپر کیا ہی اور خدا کے حضور کن کن باتوں کے ہم دیندار ہیں - اور خدا کے ہمپر کیا کیا فرائض ہیں - اور ہم اُن فرایض کو کسطرح ادا کر سکتے ہیں - وے انسان کیطرف فرض ادا کرنے کے لئے نہایت فکرمند ہیں - لیکن اُن بھاری فرضوں کو جو خدا کے ہمپر واجب ہیں پورا نہیں کرتے ایسے لوگوں کو میں یاد دلاتا ہوں کہ خدا کے پاس ایک ترازو ہی جس میں ہر ایک انسان تولا جاویگا - اُسکے پاس انصاف کی ایک کسوٹی ہی - جسکے وسیلے سے ہماری اخلاقی اور روحانی عادتیں ازمائی جاوینگی +

اسواسطے ہمکو مناسب ہی - جب تک ہم ازمایش کی حالت میں ہیں ہم اپنے آپ کو ازمائیں - اور معلوم کریں - کہ ہماری حالت خدا کی نسبت کیسی ہی - اس بات پر ہم فیصلہ جب ہی کر سکتے ہیں - جب ہم اپنے آپکو خدا کے ترازو کے ساتھہ تولیں - سو وہ دو طرح کی ترازو ہیں - (۱) ہماری تمیز (۲) کلام الہی - تمیز ہمکو گناہ کی پہچان سکھلاتی ہی - اور گناہ سے روکتی ہی - اور نیکی کی طرف مائل کرتی ہی - سوائے اسکے جب ہم نیکی کو عمل میں لاتے ہیں - تب ہمارے دل میں خوشی پیدا کرتی ہی - اور گناہ کے کرنے سے رنج پیدا کرتی ہی لیکن یہہ تمیز بسبب گناہ کرنے کے ہمیشہ کام نہیں دیتی ایسے گناہ کی رغبت اور ناس میں ہمارے دل کے شوق ہونے کے باعث ہماری تمیز جاتی رہتی ہی اور اسکا اسکانا اور ملامت کرنا ہمیشہ ہمپر اسطرح اثر نہیں کرتا - جیسا کہ چاہئے - سب سے معتبر تمیز خدا کی کلام ہی یہہ ہمیشہ یکساں ہی - اور ہمکو ہمیشہ خدا کی مرضی بتلاتی ہی - یاد رکھنا چاہئے کہ خدا ہمارا خالق اور مالک ہی - جو کچھ ہمارے پاس ہی - اور جو کچھ ہم میں ہی بسبب اُسی کے فضل اور مہربانی سے ہی - اسلئے مناسب ہی - کہ ہم اُسکی بندگی اور پرستش کریں - اور ہر بات میں اُسکی اطاعت اور فرمان برداری بجا لاویں +

باقی ہفتہ آئندہ

[illegible] داؤد حکم صاحب کیٹیکسٹ بیتی

[illegible] معرفت پادری ننکر صاحب میرٹھ

[illegible] بابو محبوب مسیح صاحب سپرنٹنڈنٹ شہر بندرابن ضلع متھرا

بمطبع امریکن مشن لودیانہ باہتمام پادری ویری صاحب چھپا